## دورہ حدیث شریف کے اغراض و مقاصد

دورہ حدیث شریف کے اغراض و مقاصد کیا ہیں ؟ ہم دورہ حدیث شریف کیوں پڑھتے ہیں؟ یہ اگر آپ اپنے ذھن میں واضح کر لیں تو جب آپ کو منزل اور ہدف کا پتہ ہو گا تو پھر آپ کا دورہ اسی کے گرد گھومے گا۔

دورہ حدیث کے اغراض و مقاصد دو قسموں کے ہیں :

1 : علمی اغراض و مقاصد۔ کچھ کا تعلق علمی اعتبار سے ہے

2 : عملی اغراض و مقاصد : کچھ کا تعلق عملی اعتبار سے ہے۔

### علمی اغراض و مقاصد:

### ا۔ پہلا مقصد: احادیث کے ذریعے پورا دین نظر سے گذارنا

ایک تو خود احادیث طیبہ کا اس ذریعے سے مطالعہ کرنا ہے یعنی احادیث طیبہ آپکی نظر سے گزر جائیں۔ جتنی احادیث نظر سے گذریں گیں اتنا ہی دین کا علم حاصل ہو گا۔ اتنا ہی آقا علیہ السلام کے فرامین سے آشنائی ہو گی کیونکہ جو پورا درس نظامی کرتے ہیں پڑھاتے ہیں ان میں آپ دیکھیں کہ آپ کی نظروں سے پورا دین نہیں گذرتا، آپ درس نظامی کے اندر پورا دین نہیں پڑھتے کیونکہ قرآن پاک کا کچھ حصہ ہوتا ہے، فقہ کا کچھ حصہ ہوتا ہے باقی صرف و نحو ہے تو آپ نے دین پورا نہیں پڑھا تو آپ نے جو دین پورا نظروں سے گزارنا ہے وہ آپ نے احادیث کے ذریعے گذارنا ہے۔ تو ایک ذھن ہو کہ یہ جو ہمارے نصاب میں زیادہ سے زیادہ احادیث ہیں وہ سب نظروں سے گذار دیں۔

### دوسرا مقصد: فہم حدیث

دوسرا اہم مقصد یہ ہے کہ فہم حدیث نصیب ہو جائے۔ جیسے فہم قرآن ہوتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ فلاں کو بڑا فہم قرآن حاصل ہے اس طرح فہم حدیث بھی ہوتا ہے کہ آپ بھی فہم حدیث نصیب ہو جائے۔ فہم حدیث کیا ہے؟ ایک ہے کہ کوئی جزلی مطالعہ کیا جاتا ہے وہ جزل مطالعہ بعض اوقات کسی خاص موضوع کے بارے میں ہوتا ہے جیسے کوئی ریاض الصامین پڑھے گا تو اخلاقیات والی، آداب اور سنتوں والی حدمیں پڑھے گا اور اگر کوئی فقہ والی حدیثیں پڑھے گا تو صرف فقہ والی حدمیں پڑھے گا لیکن جب دورہ حدیث پڑھا جاتا ہے تو دورہ حدیث میں عقائد، اعمال، عبادات، معاشرت فضائل، سیرت، آداب، اور سنتیں پڑھے جاتے ہیں تو سب احادیث کے بارے میں ایک فہم پیدا ہو جاتا ہے ہمارا دین کیا ہے اور احادیث کیسی کیسی ہوتی ہیں پھر احادیث کے اندر بعض اوقات دو احادیث متعارض ہوتی ہیں اب ان میں ایک ناسخ ہوتی ہے، ایک منسوخ ہوتی ہے، ایک راجح ہوتی ہے، ایک مرجوح ہوتی ہے، ایک اصح ہے، قابل قبول ہے، دوسری اس سے کم ہے احادیث میں آپس میں تطبیق کیسے دی جاتی ہے؟ یا احادیث کی کوئی ایسی عبارت ہے جو ہمارے کسی متفق علیہ مسئلہ یا عقیدہ کے خلاف ہے اس میں تاویل کیسے کی جاتی ہے، تو یہ فہم حدیث ہے کہ آپ کو احادیث کے معانی، تاویل، تطبیق، ترجیح، ناسخ و منسوخ اور اس طرح کی ساری باتیں آپ کو معلوم ہو جاتی ہیں، جب یہ باتیں ذھن میں رکھیں گے تو پڑھتے ہوئے بھی ان پر نظر مرکوز کریں گے۔

### تیرا مقصد اصل دین اور مقاصد شرعیہ کے علم کا حصول

جب ہم احادیث پڑھتے ہیں تو اس سے ہمیں مقاصد شرع، مصالح شرعیہ اور حکمت شریعت کا پتہ چلتا ہے وہ اس طرح کہ احادیث مبارکہ میں جو بنیادی چیز سامنے آتی ہے وہ کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال مبارکہ اور افعال مبارکہ ہیں اس سے آپ کو پتہ چلتا ہے کہ

اس معاملے میں نبی علیہ السلام کا مزاج کیا تھا مثال کے طور پر رمضان المبارک ایک مسلمان کو کیسے گذارنا چاہیے؟ اس کا کیسے پتہ چلے گا؟ اس کا پتہ یوں چلے گا جب وہ نبی علیہ السلام کے رمضان المبارک والے معمولات کو پڑھے گا جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین رمضان المبارک کے متعلق پڑھے گا تو اس کو پتہ چلے گا کہ رمضان میں ایک مسلمان کو ایسا ہونا چاہیے اسے مزاج نبوت، مزاج رسالت، اصل دین، حکمت شرعیہ کہتے ہیں۔

## احادیث مبارکہ سے سوچ بدل جاتی ہے

پھر جب آپ مختلف مواقع پر نبی ﷺ اپنے گھر والوں کے ساتھ کیسے تھے؟ کے بارے میں پڑھتے ہیں تو آپ کے ذہن میں یہ آتا ہے کہ گھر میں رویہ یہ ہونا چاہیے بہت سارے معاملات کے اندر جب آپ نبی علیہ السلام کا معمول اور فرامین پڑھتے ہیں تو آپ کی سوچ بدل جاتی ہے جیسے بعض اوقات ہم اپنے ذہن میں کچھ اور بات لے کر بیٹھے ہوتے ہیں جیسے بعض اوقات جب ہماری کسی سے ان بن ہو جائے تو ہمارے دل میں غصہ ہے اور ہم اس سے انتقام لینا چاہتے ہیں اور بدلہ لینا چاہتے ہیں لیکن جب ہم نبی علیہ السلام کے حلم، عفو و درگزر کے واقعات پڑھتے ہیں تو فوراً ہماری سوچ بدل جاتی ہیں اور معاف کرنے کا دھن بن جاتا ہے۔ یہ کیسے ہوا؟ آپ نے احادیث پڑھیں تو آپ کو مزاج کا پتہ چلا کہ اللہ تعالی کو کیا بندہ اور کیسا بندہ پسند ہے تو احادیث پڑھنے سے مقاصد شرع، مصالح شرعیہ اور حکمت شریعت سامنے آتے ہیں اس طرح احادیث مبارکہ اور دورہ حدیث شریف کی برکتیں اور فوائد بڑھ جائیں گے۔

## چوتھا مقصد: احادیث میں تطبیق اور تاویل

احادیث میں تطبیق کیسے دی جاتی ہے اور تاویل کیسے کی جاتی ہے؟ یہ فن حدیث کا بڑا بنیادی کام ہوتا ہے کیونکہ احادیث مبارکہ کثرت سے ایسی ہوتی ہیں جو بظاہر آپس میں ٹکرا رہی ہوتی ہیں۔ وضو کرنے میں آپ یہ حدیث بھی پڑھیں گے کہ آپ علیہ السلام نے وضو فرمایا اور تمام اعضاء کو ایک ایک بار دھویا آپ یہ بھی پڑھیں گے کہ دو دو بار دھویا اور آپ یہ بھی پڑھیں گے کہ تین تین بار دھویا۔ تو ہم کیا کریں؟ ایک مرتبہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ جب آپ اس کی شرح پڑھیں گے تو معلوم ہو گا کہ اسکی تاویل یہ ہے کہ ایک بار دھونا نفس وضو ادا کرنے کے لئے کافی ہے دو مرتبہ اس سے بہتر اور تین مرتبہ اصل سنت ہے۔ یہ ایک مثال ہے اس طرح کی ہزاروں مثالیں ہر شے کے اندر آپ کو ملیں گی۔ تو اس طرح تاویل اور تطبیق والی صورتیں آپ کے سامنے آجاتی ہیں۔ اسی طرح بہت ساری احادیث ہیں جیسا کہ بخاری شریف کے شروع میں احادیث ہیں کہ جیسا کہ "اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں جو یہ کرتا ہے" "مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے"۔ تم میں سے کوئی مسلمان اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لئے خود پسند کرتا ہے۔ اسکا کیا مطلب ہے کیا وہ کافر ہو گیا؟ پھر آپ فوراً سمجھتے ہیں کہ نہیں نہیں کافر نہیں ہوتا پھر اس کا کیا مطلب ہوا؟ پھر اس کی تاویل پڑھتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ مومن کامل نہیں ہوتا۔ "اس کا ایمان نہیں جس میں وعدے کی پابندی نہیں"۔ اس کا ایمان نہیں جس کے اندر دیانت داری نہیں جب یہ احادیث پڑھتے ہیں تو یہ تاویل کرتے ہیں کہ ایمان نہیں ہے سے مراد یہ نہیں ہے کہ ایمان کی نفی ہو گئی بلکہ ایمان میں نقص آگیا

اسی طرح یہ حدیث جس میں چار چیزیں پائی جائیں تو پکا منافق ہے اگرچہ نماز پڑھے اگرچہ روزے رکھے "کیا مطلب وہ منافق ہو گیا ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں جائے گا، ایسا نہیں بلکہ اس سے مراد کہ عملی اعتبار سے پکا منافق ہے عقیدے کے اعتبار سے نہیں تو یہ تاویلات ہیں تو ایسی کتنی احادیث ہیں جب آپ پڑھتے ہیں تو آپ کے سامنے آتی ہیں تو دورہ حدیث پڑھنے کے بنیادی مقاصد میں سے ایک یہ ہوتا ہے کہ احادیث کا فہم ان میں یہ آجائے کہ احادیث مبارکہ کے الفاظ کو ظاہری معنی پر رکھنا ہے اور کہاں ان میں تاویل کی جاتی ہے اور کہاں ان میں تطبیق کی جاتی ہے۔

## احادیث میں تاویل اور تطبیق کا فن کیسے پتہ چلے گا؟

تطبیق دینے کا طریقہ کیا ہے تاویل کا طریقہ کیا ہے؟ کونسی تاویل معتبر ہے؟ ان چیزوں کا سیکھنا اور سکھانا کہ دورہ حدیث پڑھنے اور پڑھانے کا بنیادی مقصد ہے کہ کہاں سے پتہ چلے گا یہ احادیث کی شروحات جب پڑھیں گے وہاں سے پتہ چلے گا جیسے مشکاۃ شریف کی شرح مرآۃ المناجیح یا بخاری شریف کی شرح نزھۃ القاری جب آپ پڑھتے ہیں تو یہ چیزیں آپ کے سامنے آجاتی ہیں کہ اس میں تاویل کیا ہے۔ تو تاویل اور تطبیق کا بنیادی فن سیکھنا دورہ حدیث شریف کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔

## دورہ حدیث شریف کے عملی اغراض و مقاصد (عمل کے اعتبار سے طلبہ پر کیا اثر ہونا چاہیے؟)

## ذوق حدیث

دورہ حدیث کے عملی اغراض و مقاصد میں سے ایک یہ ہے کہ حدیث کا ذوق پیدا ہو جائے۔ یہ ایک بڑا خوبصورت اصول ہے اور اکثر ہمارے اساتذہ کو اس خوبی پر عبور نہیں ہوتا کہ کس طرح ذوق پیدا کیا جائے۔

## ذوق حدیث کسے کہتے ہیں؟

ذوق حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کہ آپ کے اندر حدیث کی محبت پیدا ہو اور آپ میں یہ شوق پیدا ہو جائے کہ ہم حدیثیں پڑھیں اور حدیثوں کی کتابیں پڑھیں ہم نے دورہ کے اندر جو کتابیں پڑھی ہیں وہ تو پوری پڑھی ہی نہیں نہ بخاری نہ مسلم اور نہ دوسری لیکن ہمارا درس نظامی ختم بھی ہو جائے ہم بقیہ مطالعہ اپنے زور پر کریں گے ہم خود مطالعہ کریں گے پوری حدیثیں پڑھیں گے اور حدیثوں کی شروحات دیکھیں گے کہ یہ علم کیا ہے؟ یہ کیسا ہے؟ کتنا وسیع ہے؟ کیا کیا اس میں باتیں کی جاتی ہیں؟

## حدیث کا ذوق بزرگان دین کی محبت کے ساتھ ہو

لیکن یہاں ایک بڑی اہم بات یہ ہے کہ حدیث کا ذوق بمع بزرگان دین کی محبت کے پیدا کیا جائے ورنہ یہ نہ ہو کہ حدیث کا ذوق ایسا پیدا ہو کہ بدمذہبوں کے دلائل زیادہ سمجھ آنے شروع ہو جائیں، یہ نقصان ہوتا ہے اسے ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ تو ایسا ذوق نہیں چاہیے جو بدمذہبوں کی طرف لے جائے کہ ان کے دلائل زیادہ بھی آنے شروع ہو جائیں جو ہمارا مسلک، مذہب اور طریقہ کار ہے اس میں ذرہ برابر بھی ادھر ادھر ہونے کا ذھن نہ ہو ورنہ ایسے ذوق کو رہنے ہی دیا جائے۔ یعنی حدیث پڑھنے کا ذوق یوں ہو کہ حدیث پڑھے کہ ہم اپنے مسلک اہلسنت کے دلائل احادیث سے نکالیں ہمارا مسلک ہمارا مذہب ہمارے معمولات اہلسنت احادیث سے کیسے ثابت ہیں اور کن کن حدیثوں سے ثابت ہیں تو اس سے حدیث کا ذوق بھی پیدا ہو گا اور مسلک اہلسنت میں استقامت بھی نصیب ہو گی۔

## اپنے آپ کو با کردار اور با عمل بنانا

احادیث طیبہ کو پڑھنے کے ذریعے آپ میں نرمی آئے، تقوی آئے، محبت الٰہی پیدا ہو، محبت رسول پیدا ہو، بزرگان دین سے عقیدت پیدا ہو، خشیت پیدا ہو، صالحین اور نیک لوگوں کے اوصاف اور اخلاق پیدا ہوں، سب سے بڑا اور سب سے اہم

مقصد یہ ہے اگر دورہ حدیث پڑھ کر بھی آپ میں دین کی محبت نہیں ہے نمازوں سے محبت نہیں ہے شرم وحیاء کی عادتیں نہیں بنیں ہیں تو پھر ایسے پڑھنے پڑھانے کا کوئی فائدہ نہیں اس سے بہتر ہے یہ چیزیں درس نظامی سے ہٹ کر سکھادی جائیں پھر ان کے لئے ہفتہ وار اجتماع اچھا ہے وہاں جاکے بیان سن لیا کریں اور بس اپنی اصلاح کرلیں وہی کافی ہے کیوں کہ عالم اسلامی بھائی میں اگر دینی معیار اور کردار کی کمی ہوگی تو اس کا نقصان بہت زیادہ ہوگا، عام اسلامی بھائی کا کردار جیسا بھی ہو اس سے اتنا زیادہ دوسرے متاثر نہیں ہوتے اگرچہ ہوتے بھی ہیں مگر اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنے عالم کے کردار سے متاثر ہوتے ہیں۔ اگر عالم کے کردار سے ہی اگر ایسی چیزیں ظاہر ہو جو دوسروں کی تباہی کا سبب بن جائیں تو پھر آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ اس کا نقصان کتنا زیادہ ہوگا لہٰذا عمل سے کسی صورت بھی غفلت نہ ہو عمل پر کوئی سمجھوتہ نہ کریں اصول حدیث بعد میں بھی سیکھے جا سکتے ہیں عمل بعد میں نہیں آتا اور وہ عادتیں جو پڑھنے کے زمانے میں پختہ ہو جاتی ہیں وہ بھی ختم نہیں ہوتی لھذا یہ چیزیں اپنے اندر پیدا کریں۔

## دورہ حدیث شریف میں علمی لحاظ سے مفید چیزیں

دورہ حدیث شریف میں علمی لحاظ سے کچھ مفید چیزیں ہیں اگر آپ وہ کریں گے تو آپ کو بھی علمی فائدہ ہوگا اور طلبہ کو بھی علمی فائدہ ہوگا۔

## دورہ حدیث شروع ہونے سے پہلے اصول حدیث کی کوئی کتاب پڑھ لیں

پہلی بات دورہ حدیث شریف شروع ہونے سے پہلے مثال کے طور پر شوال میں شروع ہوتا ہے ایک مرتبہ اصول حدیث کی کوئی ایک کتاب اپنی نظر سے گذار لیں کیونکہ آپ نے اصول حدیث کو دورہ حدیث شریف میں منطبق کرنا ہے جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے، تو اگر یہ اصول آتے ہونگے تو منطبق ہونگے تو اسکے لئے آپ آسان کتاب " مصطلحات الحدیث " ہے جو ویسے ہی درس نظامی میں داخل ہے اسکو ایک بار پڑھ لیں اور اچھی طرح پڑھ لیں، ایسے پڑھیں کہ آپ اس کو موقع محل میں استعمال کر سکیں۔ تو جب اساتذہ کوئی اصول حدیث کا لفظ بولیں گے تو آپ کو بھی سمجھ آرہا ہوگا ورنہ پتہ نہیں چلے گا، استاذ صاحب شاذ شاذ بولے جارہے ہونگے، اسی طرح استاذ صاحب بول رہے ہونگے یہ معروف ہے، یہ منکر ہے یہ معلق ہے اور یہ مدلس ہے جبکہ آپ کو لگے گا کہ یہ عجیب وغریب سے الفاظ ہیں، یہ سنے سنے سے لگتے ہیں مگر ان کا معنی پتہ نہیں کیا ہے ؟ پھر یہ والی صورت ہوگی، تو آپ نے کتاب اچھی طرح پڑھی ہوگی تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ احادیث مبارکہ پڑھاتے ہوئے جب بھی آپ وہ الفاظ سنیں گے کہ یہ حدیث شاذ ہے اور وجہ شاذ یہ ہے تو سمجھ جائیں گے پھر یہ ایک علمی دورہ ہو جائیگا۔

## اسماء الرجال کے لئے کن کتابوں کا مطالعہ ہونا ضروری ہے؟

دورہ حدیث شریف متن اور سند کے پڑھنے کا نام ہے اور سند راویوں کے ناموں کو کہتے ہیں فلاں نے فلاں سے روایت کیا فلاں نے فلاں سے روایت کیا راویوں کی بحثوں کو اسماء الرجال کہتے ہیں۔ اسماء الرجال سے ہم تقریبا دور ہوتے ہیں آپ اسماء الرجال کا بھی مطالعہ کریں۔

اسماء الرجال کے لئے علامہ عبد الحیی لکھنوی علیہ رحمۃاللہ کی کتاب "الرفع والتکمیل فی الجرح والتعدیل" کی کتاب کا ایک بار مطالعہ کر لیں۔ یہ کتاب اسماء الرجال کی خوبصورت مباحث پر مشتمل ہے اور یہ آپ کو بہت فائدہ دے گی۔

## استدلال بالحدیث بہت نازک کام ہے

اعلحضرت کی ایک کتاب "الفضل الموھبی" یہ مکتبۃ المدینہ سے علیحدہ بھی چھپی ہوئی ہے اور فتاوی رضویہ میں بھی موجود ہے اس کتاب کے پڑھنے سے آپ کو پتہ چلے گا کہ استدلال بالحدیث کتنا نازک کام ہے کیونکہ بدمذہب جب پڑھتے ہیں تو جو لکھا ہوا آگیا استدلال کر لیتے ہیں حالانکہ حدیث سے ایسے استدلال نہیں ہوتا۔ حدیث سے استدلال کرنا سب سے بنیادی طور پر مجتھد کا کام ہوتا ہے اور حدیث سے استدلال کرنے کے لئے کتنے علوم میں مہارت چاہیے کہ آپ کو "الفضل الموھبی" پڑھ کر پتہ چلے گا۔ تو اگر یہ آپ کے ذھن نشین ہو گی تو ہر دوسرے تیسرے کی تحقیق آپ کو متاثر نہیں کر سکے گی۔ آپ کو پتہ چلے گا استدلال بالحدیث کا معیار اور طریقہ یہ ہوتا ہے۔

## منیر العین میں اصول حدیث کی زبردست مباحثیں

چوتھی کتاب اعلحضرت کی انگوٹھے چومنے پر "منیر العین ہے یہ رسالہ فتاوی رضویہ کی پانچویں یا چھٹی جلد میں موجود ہے۔ منیر العین کتاب احادیث کی ان مباحث اور ان تحقیقات پر مشتمل ہے جو پچھلی کسی کتاب میں ایک جگہ اتنے شاندار انداز میں موجود نہیں۔ اعلی درجے کی تحقیقات اعلحضرت نے اس منیر العین میں فرمائی۔ اور اصول حدیث کی زبردست مباحث اور باتیں اس میں موجود ہیں ۔ اس کتاب کا مطالعہ اس میں اعلی حضرت نے 22 سے زائد اصول بیان کیے۔

## احناف کے اصول کے لئے کیا پڑھیں؟

ہم اصول حدیث کی کتاب پڑھ کر احادیث پر منطبق کر لیتے ہیں لیکن کیا ہی اچھا ہو کہ اس کے ساتھ ہم احادیث کو قبول کرنے کے اور ان سے استدلال کرنے کے یا ان کے ناقابل استدلال ہونے کے جو احناف کے اصول ہیں وہ بھی ہم پڑھ لیں کیونکہ احناف کے سارے اصول وہ نہیں ہیں جو شرح نخبہ میں لکھے ہیں ہم اس سے ہٹ کر بھی استدلال کرتے ہیں جیسے حدیث مرسل ہے اور مرسل سے استدلال احناف کہتے ہیں کر سکتے ہیں لیکن عام اصول یہی ہے کہ مرسل کو صحیح قرار نہیں دیا جاتا تو اب اصول احناف کے لئے کیا پڑھیں؟ تو اس کے لئے ''اصول الشاشی'' اور ''نور الانوار'' میں سنت کا باب پڑھ لیں تو یہ کافی حد تک آپ کو کام دے دے گا۔

## عبارت کی تیاری کیوں ضروری ہے؟

عبارت کی تیاری لازمی ہے تاکہ سند زبان پر جاری ہو اور متون احادیث زبان سے جاری ہو جائے سندیں آپ بھی اتنی بار زبان سے گذار لیں کہ جب کبھی بھی آپ سند پڑھیں تو روانی کے ساتھ پڑھ سکیں۔

## ڈائریاں بنائیں

احایث کے تحت جو نکات اور مدنی آپ انہیں لکھ لیا کریں اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ایک بات جو آج پڑھائی ہے وہ آج تو یاد ہو گی مگر ہفتے بعد یاد نہیں ہو گی لیکن اگر اسے لکھ لیا تو ایک دو ہفتے تک وہ ویسے بھی یاد رہے گی لیکن اسکے بعد وہ ڈائری اور کاپی جب کبھی بھی پڑھیں گے تو فوراوہ چیز آپ کو یاد آجائے گی۔ تو یوں علم ذہن میں راسخ ہو جاتا ہے۔ وقف کی کتاب پر لکھنا جائز نہیں ہوتا۔

دورہ حدیث میں عملی اعتبار سے مفید چیزیں یہ چیزیں آپ کے لئے بھی مفید ہو سکتی ہیں اور آپ سے زیادہ طلبہ کے لئے بھی مفید ہو سکتی ہیں۔

## دورہ حدیث کے ذریعے تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کا انقلاب

دورہ حدیث شریف وہ چیز ہے کہ جو دل کی صفائی میں بڑا معاون ہے یہ سال انسان کے ذھن کو مستقل نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین کے ارد گرد ہی رکھتا ہے جب یہ سال ایسا ہے تو اس سال میں آپ کوشش کریں کہ جب دورہ حدیث شریف سے فارغ ہوں تو نہ صرف طالب علم بلکہ ایک صالح مبلغ ہوں قرآن کریم کی اس آیت کا مصداق بن جائیں:

إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ وَالْمُتَصَدِّقِينَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا عَظِيمًا (سورۃ احزاب، آیت 35)

## تزکیہ نفس اور اصلاح باطن کا طریقہ

دورہ حدیث میں ایسا انقلاب کیسے آئیگا؟ اس کا طریقہ کیا ہے؟ ذہن میں رکھیں دورہ حدیث میں جو ہم نے پڑھنا ہے وہ عبادت کے ساتھ ہوگا وہ ذکر اللہ کے ساتھ ہوگا وہ درود پاک کے ساتھ ہوگا وہ محبت الہی کے ساتھ ہوگا وہ خوف خدا کے ساتھ ہوگا وہ دل میں ذوق شوق کے ساتھ ہوگا جب یہ چیزیں ہوں گی تو ہر چیز کے اندر ان کے آثار آنا شروع ہو جائیں گے۔ یہ ان چیزوں کو پریکٹیکل کیسے کرنا ہے؟ یہ چیزیں عبادت، فکر، درود، محبت، خوف، ذوق، شوق پریکٹیکل کیسے آئیں گے؟ جہاں پر بھی اللہ تعالی کی محبت، حضور علیہ السلام کی محبت عمل خوف خدا، تہجد، اوابین، اشراق و چاشت، ذکر اللہ، درود یہ چیزیں آئیں وہاں ایک مرتبہ ایک قسم کا تفکر یعنی فکر مدینہ ضرور کرلیں کہ ہم نے یہ کرنا ہے ایک ذکر اللہ کی حدیث پڑھی، تہجد کی حدیث پڑھی تو ایک مرتبہ ان کو ایک لمحے کے لئے اس سوچ پر آئیں کہ ہم نے اس پر عمل کرنا ہے، ہم نے یہ کام کرنا ہے ہم نے یہ عبادت کرنی ہے ہم نے یہ نوافل پڑھنے ہیں ہم نے یوں تلاوت کرنی ہے۔ یہ ذہن بنائیں۔

## نمازوں کی پابندی

بعض اوقات یہ خامی پائی جاتی ہے کہ نماز کی طرف اتنی توجہ نہیں ہوتی اگرچہ دین پڑھ رہے ہوتے ہیں پھر بھی

نماز کی طرف توجہ نہیں ہوتی غفلت ہو جاتی ہے نماز کی ایسی پابندی کریں کہ پورے سال میں حکم شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ایک نماز بھی قضاء نہ ہو جیسے بھی ہو نماز کسی صورت بھی قضاء نہ ہو سفر ہے حضر ہے گھر سے باہر ہے شادی ہے غمی ہے کوئی بھی صورت ہے نماز کسی صورت قضاء نہ ہو کہ آپ ان کے دل و دماغ میں ڈال دیں۔

## شب و روز کے معمولات اور وظائف کی پابندی

شب و روز کے مسنون اوراد و وظائف ہیں انکا معمول بنوائیں نبی علیہ السلام سونے سے اٹھ کر دعا پڑھتے تھے سونے کے لئے جب بستر پر جاتے تو دعا پڑھتے تھے کھانے سے پہلے دعا پڑھتے تھے کھانے کے بعد دعا پڑھتے تھے اسی طرح صبح و شام کی تسبیحات ہیں احادیث میں بیان کی گئی اور ہمارے شجرہ کے اندر وہ تقریباساری چیزیں صبح و شام کے معمولات بیان کی گئی ہیں وہ معمولات اپنی زندگی کا حصہ بنائیں کہ دورہ حدیث شریف کا کوئی دن ایسا نہ ہو کہ ان معمولات کو نہ کیا جائے۔ کسی چیز کو زندگی کا حصہ بنانے کے لئے ایک سال بہت ہوتا ہے۔ تو آپ نے اگر مسنون اوراد و وظائف اپنی زندگی کا حصہ بنا دیئے تو وہ پوری زندگی نہیں چھوٹیں گے۔ آپ غور کریں جب ذکر اللہ اور ان چیزوں کی عادتیں ہوں گی تو کیا ان کی برکتیں نہیں ہوں گی ؟انکی روحانیت اور نورانیت دلوں میں نہیں آئے گی ؟اور یہ جو برکت ہو گی یہ دورہ حدیث شریف کے علمی اعتبار سے بھی ان کے اندر مدد و معاون ثابت ہو گی

## دعا کی عادت ڈالنا

دعا کی عادت ڈالیں۔ عموما دعا کی عادت ہمیں مصیبت میں ہی ہوتی ہے جبکہ دعائیں بڑی خوبصورت ہیں اور احادیث کی دعاؤں کی کی کتابیں بھی مل جاتی ہیں ان کو پڑھیں، اپنے لئے، اپنے گھر والوں کے لئے اپنے اہل خانہ کے لئے سب کے لئے دعائیں مانگنے کی عادت ڈالیں دعا اعلی درجے کی عبادت ہے" الدعاء مخ العبادۃ" دعا عبادت کا مغز ہے تو اتنی اہم عبادت ہماری زندگی میں متروک نہیں ہونی چاہیے اسکا دنیا میں بھی فائدہ ہے اور آخرت میں بھی فائدہ قلب کو بھی فائدہ اور دل و دماغ کو بھی فائدہ۔

## تلاوت قرآن کی عادت کو پختہ کرنا

تلاوت قرآن کی عادت پختہ کریں۔ قرآن پاک سے جس قدر طلبہ اٹیچ ہوں گے اتنا ہی دین سے وابستہ ہوں گے اتنا ہی اللہ رسول کی محبت ان کے دلوں میں زیادہ ہو گی۔